Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸	جمعرات ۔ ۹ ۔ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۔ ۴ ۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۔ ۴ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء	نمبر ۵۴

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابلِ اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک وبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعثِ حبطِ اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابلِ اطمینان نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۰۵)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ کمزوری کا سخت غلبہ ہے۔ چہرہ متورم ہے اور نقاہت کی وجہ سے آواز بھی بہت دھیمی پڑ گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ اطلاع دیتے ہیں:

برادرم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی صحت کے متعلق رات کو فون پہ پتہ کیا گیا۔ عزیز نصیر احمد صاحب نے بتایا کہ جسمانی کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ پرسوں خون بھی لگایا گیا۔ علاج ریڈیو تھراپی نوری ہسپتال میں میں جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور بابرکت درازِ عمر سے نوازے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم (میجر ریٹائرڈ) ملک حبیب اللہ خان صاحب سکنہ دوالمیال امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال گذشتہ ہفتہ ۱۰۰ سال سے زائد عمر پا کر وفات پا گئے ہیں۔ (اس دنیا کی ہر شے فانی ہے) بڑے مخلص اور فدائی تھے۔ اور دینِ حق کے لئے بڑی غیرت بھی رکھتے تھے اور بڑی سے بڑی قربانی کرنے کیلئے بھی ہر دم کمربستہ رہتے تھے اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے جماعت احمدیہ کے آئمہ کرام کیساتھ عاشقانہ تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بے لگام نہیں چھوڑا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

بنیادی اور خصوصی ہدایت انسان کی زبان اظہار اور بیان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ قولِ احسن کے اصول پر کاربند رہو اور فرمایا ہے کہ اگر تم میری اس ہدایت کو قبول نہیں کرو گے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرو گے تو پھر میرے عباد، میرے بندوں میں شامل ہونے کا خیال ترک کرنا پڑے گا۔ اس صورت میں تم میرے عباد میں شامل نہیں ہو سکو گے۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے اس لئے یہ فرمایا ہے۔

بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے

تو جو شخص قولِ احسن کا پابند نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بے لگام نہیں چھوڑا۔ بہت سی پابندیاں اور حد بندیاں اس نے زبان پر قائم کی ہیں۔ اور اظہار خواہ زبان سے ہو یا تحریر سے اشارے سے ہو یا بلیغ خاموشی سے یہ تمام اظہار با اخلاق آزادی کی قیود میں بندھے ہوئے ہیں تو بنیادی ہدایت زبان کے متعلق یہ ہے کہ جو بات کہو احسن کہو۔ اگر اللہ کے بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ اگر شیطان کے بندے بننا چاہتے ہو تو یہ تمہاری مرضی ہے قولِ احسن کے اصول پر کاربند ہوئے بغیر کوئی شخص خدا کے عباد میں شامل نہیں ہو سکتا۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)

داخلہ مدرسۃ الحفظ

مدرسۃ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کا انٹرویو ۱۳ اپریل ۹۳ء صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کی شرائط درج ذیل ہیں:۔

۱۔ عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔

۲۔ پرائمری پاس ہو۔ (پرائمری پاس جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی)۔

۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھا ہوا ہو اور حافظہ اچھا ہو۔

۴۔ درخواست انٹرویو سے ایک ہفتہ قبل پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کے فوٹو سٹیٹ کے ساتھ اور طالب علم کے والد کی طرف سے "پرنسپل جامعہ احمدیہ" کے نام بھجوا دیں۔

اصل سند انٹرویو کے وقت ہمراہ لاویں۔

کامیاب طلبہ کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا۔ اور پھر طبی معائنہ بھی ہوگا۔

فارم داخلہ پر یا الگ کاغذ

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ ۔ امان ہش ۱۳۷۲ ۴۔ مارچ ۱۹۹۳ء

امیر کی غریب سے دوستی

امیروں کا امیروں سے تعلق تو ہوتا ہی ہے ۔ اور غریبوں کا غریبوں سے امیر امیروں کے دوست اور غریب غریبوں کے دوست ۔ یہ تو بالکل معمول کی بات ہے ۔ اگر کسی غریب کا امیر سے تعلق ہو تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے غریب امیر کی طرف جھکا ہے۔ ورنہ ان کا کیا جوڑ ۔ اس پر کئی محاورے بھی لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں ۔ مثلاً ذات کی کوڑھ کرلی اور شہتیروں سے جپھے ۔ (اس محاورہ کا مزہ پنجابی ہی میں ادا کرنے سے آتا ہے ۔ اس لئے اسی طرح لکھ دیا ہے) اور یہ بات یا یہ محاورہ ایسے موقعہ پر سامنے آتا ہے ۔ جب کوئی غریب کسی امیر کے ساتھ تعلق جوڑے اور اپنے آپ کو اس کا دوست بلکہ گہرا دوست ثابت کرنے کی کوشش کرے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے ان دونوں کی محض دوستی ہو ۔ گپ شپ کے لئے ۔ کسی کھیل کے سلسلہ میں ۔ لیکن لوگ اسے دیکھتے کسی اور ہی نظر سے ہیں۔

اس کے بالمقابل اگر کوئی امیر کسی غریب سے یا عام طور پر غریبوں سے دوستی رکھے ۔ ان کا خیال رکھے ۔ گاہے گاہے ان کے کام آئے ۔ تو یہ ایک نہائت مستحسن اقدام ہے ۔ بعض لوگ کہہ تو سکتے ہیں ۔ کہ غریب سے کام یا بیگار لینے کی غرض سے ایسا کیا جا رہا ہے ۔ لیکن یہ تو وہی بات ہوئی کہ جتنے منہ اتنی باتیں ۔ جب غریب کی مدد ہوتی نظر آئے گی تو یقیناً خیالات بدل جائیں گے ۔ اور اس دوستی کی تعریف کی جائے گی ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حقیقی اور نفع مند دوستی ہے بھی یہی ۔ امیر آدمی غریب سے دوستی کا اظہار کرے ۔ اس کے لئے جھکے اور اس کی مدد کرے ۔ یہ بات خدا تعالیٰ کو پسند ہے ۔ ایک دوسرے کی مدد تو پسند ہے ہی امیر کا غریب کی مدد کرنا اس سے بھی زیادہ پسندیدہ بات ہے ۔ کیونکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ یہ امیر آدمی عجز اور انکسار کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ۔ عاجزوں اور انکسار کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور اپنی دوستی کو حقیقی طور پر نبھاتا ہے ۔

آئیے ہم ایک دوسرے کی مدد کریں ۔ جتنی بھی کر سکتے ہیں ۔ اور اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے زیادہ نوازا ہے تو ہم اسے اپنا فرض سمجھیں کہ جو ہم سے نیچے ہیں ۔ جو ہم سے زیادہ غریب ہیں ۔ ان کی تو ضرور ہی مدد کریں ۔ یہ جھکنا اپنے آپ کو اوپر اٹھانے والی بات ہے ۔ خاص طور پر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ۔

میری وارفتگی جنوں تو نہیں
آنکھ تر ہے مگر یہ خوں تو نہیں
بیقراری چھپائے بیٹھا ہوں
خامشی حاصلِ سکوں تو نہیں

ابوالاقبال

میری راہیں سخت کٹھن ہیں صبر و جنوں کی ہمّت لے کر
فیصلہ سوچ سمجھ کے کرنا میرے ساتھ آنے سے پہلے

بالکل اپنا جان کے خط میں ان کو سب کچھ لکھ ڈالا ہے
کاش کسی کے ہاتھ لگے نہ ان کے ہاتھ آنے سے پہلے

کسی نصیبوں والی گھڑی میں یکدم گھر وہ آجائیں گے
ہر سُو خوشبو مہک رہی ہے اُن کی ذات آنے سے پہلے

آج نہ جانے کون سا رُخ ہو ظلم و ستم کا بے دیدی کا
دل کو دھڑکا لگا رہتا ہے اخبارات آنے سے پہلے

فہم سے کورے بے حس چہرے دیکھ کے چُپ سی لگ جاتی ہے
لفظ گلے میں گھٹ جاتے ہیں منہ پر بات آنے سے پہلے

چُپ چُپ رہ کے بھی دیکھا ہے دنیا کس سے خوش رہتی ہے؟
آؤ ذرا کھُل کھیل ہی لیں ہم الزامات آنے سے پہلے

امۃ الباری ناصر

واقفینِ نَو بچیوں کی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے ۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلوانا یعنی EDUCATIONAL INSTRUCTIONS جیسے بیچلر ایجوکیشن غالباً کہا جاتا ہے جو بھی اس کا نام ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ۔ ان کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے ۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے اور یہ سارے کام مردوں کے ساتھ ملے جلے بغیر سوائے ڈاکٹری کے باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں ۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری نقطۂ نگاہ سے ، ادبی نقطۂ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہیئے تاکہ وہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں ۔ اس طرح اگر ہم سب اپنے آئندہ واقفین نسلوں کی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش کریں ان کے بہترین واقف بنانے میں مل کر جماعتی لحاظ سے اور انفرادی لحاظ سے سعی کریں تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے اُوپر جماعت احمدیہ کی اس صدی کی نسلوں کا ایک ایسا احسان ہو گا کہ جیسے وہ ہمیشہ جذبۂ تشکّر اور دُعاؤں کے ساتھ یاد کریں ۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷ ، فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت کرتا ہے اس کو اس کے رب کے پاس درجے ملتے ہیں یعنی خدا کے حضور ہیں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق یہ ہے کہ خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزت کرنے کیلئے کہے ان کی عزت کی جائے۔

پھر فرماتا ہے کہ چوپایوں میں سے کچھ تم پر حلال کئے گئے ہیں مگر وہ چوپائے جو بتوں پر چڑھائے جاتے ہیں وہ تم پر حرام کئے گئے ہیں ان سے بچو۔ اور جھوٹ بھی مت بولو یعنی چوپایوں کا اس طرح مشرکانہ طور پر قربان کرنا یہ ایک جھوٹ ہے اور شرک بھی مت کرو کیونکہ خانہ کعبہ کی بنیاد دنیا کی سب قوموں کے جمع کرنے کے لئے اور ایک مذہب قائم کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور سب قومیں صرف توحید پر ہی جمع ہو سکتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پا سکتا۔ چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے۔ اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردہ پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اسے ایک سنہری تھال نظر آتا تھا۔ چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا اور ستاروں میں سے کوئی اسے دانوں کے برابر، کوئی بیروں کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا۔ اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اسے سورج چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیتی ہے اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتی ہے۔ ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جو ہیں پھیل جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں اور اس کی نظر کے لئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں۔ اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اسے ورطہ حیرت میں ڈالنے والی تھیں۔ اور یقیناً اسے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رکھتیں اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ابتدا میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا راستہ نہ دکھا دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چھپکلی ہوگی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہوگا کوئی کہتا ہے چور ہوگا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیحؑ نے بھی انجیل میں پیش گوئی کی ہے کہ آنے والا مسیح چوروں کی طرح آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے حواریوں سے کہا کہ جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کون سے پہر آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائے گا۔ (متی باب ۲۴ آیت ۴۳ اور ۴۴)

اس پیشگوئی میں اس طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ اس کے آنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوگا جس کی وجہ سے لوگ اسے چور بتائیں گے لیکن ہوگا وہ خدا کا راستباز نبی۔ غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اسے کس قدر حیران کر سکتے ہیں مگر جونہی کہ انسانیت سن شعور کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے اس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ میں تیرا اللہ ہوں اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے جس طرح کہ تو مخلوق ہے اور تو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے۔ اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید۔ میں نے تیرے فائدہ اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچا لیا۔ اگر پہلا انسان یعنی آدم اپنے سن شعور کو پہنچنے کے بعد اس آواز کو نہ سنتا تو اس کے لئے کس قدر مصیبت ہوتی اور وہ کتنی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا۔ دن چڑھتا تو اس کے لئے ایک تکلیف کا آغاز ہو جاتا کہ سورج کی کنہ معلوم کرے اور رات ہوتی تو ایک اور پریشانی کا دروازہ کھل جاتا کہ چاند کی حقیقت معلوم کرے۔ اور پھر یہ پتہ لگائے کہ ان چیزوں کا اس سے کیا تعلق ہے اور یہ اسے نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہیں یا نہیں اور اس سے خوش ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے اس آواز سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ اب تک انہی چکروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ تمام بت پرست قومیں انہی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ کوئی کہتی ہے کہ چاند اور سورج پر ارواح چھا جاتی ہیں اور وہ ناراض یا خوش ہوتی ہیں۔ اگر کسی شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس کا نتیجہ خراب نکل آیا تو اس نے خیال کر لیا کہ چاند پر چھائی ہوئی ارواح کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ اور اگر کسی نے کوئی کام کیا اور اس کا اچھا نتیجہ نکل آیا تو اس نے یہ سمجھ لیا کہ سورج کی روح کے نزدیک یہ کام اچھا ہے۔ مگر آدم کیسا مطمئن تھا اور کس بشاشت قلب سے بیٹھا تھا۔ کیونکہ اسے خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ یہ سب چیزیں خدا نے اس کے لئے مسخر کر دی ہیں اور اس کی خدمت پر لگی ہوئی ہیں۔ اسی لئے اسے سورج اور چاند کی ناراضگی یا خوشنودی کے سامانوں کی تلاش میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ موحد اور خدا رسیدہ آدم ان سب پریشانیوں سے محفوظ تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اگر تجسس صرف اس حد تک ہو کہ سورج ایک مادی چیز ہے۔ اس کی شعاعوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فائدے رکھے ہیں۔ تو یہ ایک سائنس کی تحقیقات ہوگی۔ اس میں گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر وہ ان چیزوں کو ہی خدا کا مرتبہ دے دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان کا تعلق اس کی زندگی اور موت سے ہے اور یہ اس کے اور اس کے بیوی بچوں کے آرام و راحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں تو اسے دن رات ایک خلش رہے گی کہ معلوم نہیں کہ یہ چیزیں مجھے کیا نقصان پہنچائیں اور اگر نقصان پہنچا دیں تو معلوم نہیں میں اس کا کس طرح ازالہ کروں۔ غرض مشرک کی ساری زندگی ایک ذہنی پریشانی اور گھبراہٹ کی تصویر ہوتی ہے اور وہ حیران ہوتا ہے کہ میں اپنے مسائل کا کیا علاج کروں۔ وہ کبھی ایک بت کے آگے جھکتا ہے اور کبھی دوسرے کے آگے۔ کبھی اس کی ناراضگی کا اسے خوف آتا ہے اور کبھی اس کی خفگی کا کبھی ستاروں سے ڈرتا ہے کبھی سورج اور چاند سے لرزتا ہے اور کبھی پتھر کے بے جان بتوں سے اس کا خون خشک ہوتا ہے۔ غرض زندگی کے کسی مرحلے میں بھی اسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اگر تم ذہنی کشمکش اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو بت پرستی کے شرک سے بچو۔ اور کامل موحد بن جاؤ اور پھر تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور تمہیں دکھائی دے گا کہ ساری دنیا تمہاری خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

تحریک جدید

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی قربانی نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے۔ لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکا کے طور پر تیار کر لیتی ہیں۔ اس عہد میں آنیوالے لوگوں کے لئے اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔" (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

ملائشیا کے وزیراعظم کا دورہ پاکستان

ملائشیا کا پرانا اور قدیمی نام ملایا ہے جو مشرقی ایشیا کے جنوب میں ایک جزیرہ نما کی شکل میں واقع ہے۔ اس ملک کا رقبہ اکاون ہزار مربع میل ہے۔ اس میں مختلف قومیں آباد ہیں جیسے ملائی۔ چینی۔ انڈونیشی۔ ہندوستانی۔ ولندیزی اور یوریپین وغیرہ۔ یہ قومیں مختلف تناسب سے آباد ہیں۔ ملائی قوم کی تعداد سارے ملک کی آبادی کا تقریباً نصف ہے پنیانگ اور ملاکا کے علاوہ اس میں پہانگ پیراک۔ سیلانگر۔ نیگمری۔ سیم بیلان۔ جہور۔ کیلانٹن۔ ترینگانو۔ کیڈاہ اور پرلس ریاستیں شامل ہیں۔ پنیانگ اور ملاکا کو (STRAITS SETTLEMENTS) بھی کہا جاتا ہے یہ علاقے اور دیگر ریاستیں ۱۸۷۰ء تا ۱۹۱۴ء کے عرصہ میں انگریزوں کے زیر تسلط آئیں۔ ان ریاستوں پر انگریزوں کے زیر اثر مسلمان سلاطین حکمرانی کرتے تھے۔

دوسری جنگ عظیم میں ملایا کا جزیرہ نما ملک جاپانیوں کے قبضہ میں آیا۔ پہلے تو مقامی لوگوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ مگر بعد ازاں تعلقات خراب ہونے پر ملائیوں نے جاپانیوں کے خلاف انگریز کا ساتھ دیا۔ بہرحال اس صورتحال کا یہ نتیجہ نکلا کہ جب جنگ عظیم کے بعد انگریز یہاں دوبارہ آئے تو ان کو ایک مضبوط قوم پرست تحریک کا سامنا کرنا پڑا جسے انڈونیشی لوگوں کی تحریک آزادی سے مزید تقویت حاصل ہوئی۔

یکم اپریل ۱۹۴۶ء کو ملایا کی یونین معرض وجود میں آئی۔ ملایا کے لوگوں نے اس دستور کو ناپسند کیا۔ اور جولائی ۱۹۴۸ء سے انہوں نے برطانوی افواج پر چھاپہ مار دستوں کی شکل میں حملے شروع کر دیئے۔ ۱۹۵۷ء تک یہ جھڑپیں جاری رہیں آخر اگست ۱۹۵۷ء میں برطانیہ نے اس ملک کو آزاد کر دیا اور ملک کی اپنی آزاد پارلیمانی حکومت کے قائم ہونے پر عبدالرحمٰن تنکو وزیراعظم بنے۔ اس ملک میں دیگر اجناس کے علاوہ ربڑ کی کاشت خوب ہوتی ہے۔

ذیل میں ملائشیا کے وزیراعظم کے دورہ پاکستان کے حالات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ روز وزیراعظم مہاتیر بن محمد پاکستان کے ۴ روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچے تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ وزیراعظم پاکستان نے ان کا استقبال کیا۔ معزز مہمان جب طیارے سے باہر آئے تو انہیں ۱۹ توپوں کی سلامی دی گئی۔ سینئر مسلح افواج کے ایک چاق و چوبند دستے نے معزز مہمان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ انہوں نے پریڈ کا معائنہ کیا بعد ازاں استقبالیہ خطاب میں کئی لوگوں کا ان سے تعارف کرایا گیا۔ جن میں وفاقی وزراء اور قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، منتخب نمائندے اور پاکستان میں متعین سفارتکار تھے۔

ملائشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر بن محمد کو پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن اسمبلی سید پرویز علی شاہ نے قائد حزب اختلاف اور چیئرمین خارجہ امور کمیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو (حال مقیم لندن) کی طرف سے خیر سگالی کے جذبہ کے اظہار کے لئے گلدستہ پیش کیا۔

ملائشیا کے وزیراعظم اپنے دورہ کے دوران ایک روزہ دورہ پر پشاور پہنچے۔ جہاں انہوں نے پشاور شہر اور لنڈی کوتل کا دورہ کیا۔ نیز پاک افغان سرحد دیکھی۔ ملائشیا کے وزیراعظم کو پشاور کے قریب واقع مختلف خیمہ بستیوں میں بسنے والے افغان پناہ گزینوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ حکومت پاکستان پناہ گزینوں کو ہر ممکن امداد فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے گذشتہ چودہ سال میں پناہ گزینوں کو فراخدلانہ امداد دینے پر پاکستان کی بے حد تعریف کی۔

پاکستان اور ملائشیا کے وزراء اعظم کے مابین گذشتہ روز باضابطہ بات چیت ہوئی۔ اس باضابطہ بات چیت میں دوطرفہ باہمی تعاون اور بین الاقوامی و علاقائی مسائل سے متعلق امور زیر بحث آئے خاص طور پر دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون مزید بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیراعظم پاکستان نے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی عدم توازن کا ذکر کیا۔ فریقین نے اس مسئلے کے حل کے لئے اہم اصولوں پر اتفاق رائے کیا۔

یاد رہے کہ بین الاقوامی و علاقائی مسائل کے بارے میں بھی دونوں فریقوں کے خیالات ایک جیسے پائے گئے۔ ان مسائل میں دوسرے مسئلوں کے علاوہ کشمیر۔ بوسنیا ہرزیگووینا۔ وسطی ایشیا اور ترقی پذیر ملکوں میں باہمی تعاون کا مسئلہ شامل ہے۔ دونوں فریقوں نے اقتصادی تعاون کی تنظیم اور جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کی ایسوسی ایشن کے درمیان تعاون کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا۔

مذاکرات کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر مہاتیر بن محمد نے کہا کہ بعض طاقتور ممالک نے بین الاقوامی برادری کو اعتماد میں لئے بغیر اپنے مفادات کے فروغ کے لئے جو کارروائیاں کی ہیں ان پر تشویش میں ہم آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں انہوں نے مزید کہا کہ منصفانہ اقدامات کرنے کی بجائے اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کو ذاتی مفاد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جس کا مظاہرہ حال ہی میں عراق کے سلسلہ میں دیکھا گیا کہ اس پر بلاجواز حملے کئے گئے۔

وزیراعظم پاکستان نے ملائشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر بن محمد کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ نیا عالمی نظام، آزادی مساوات، انصاف اور انسانی حقوق کے تحفظ کے ہمہ گیر اصولوں پر مبنی ہو۔ اور ان اصولوں کی محافظت کا ذمہ دار ہو۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ جب تک ایسا نہیں ہوگا ظلم اور ناانصافی بنی نوع انسان کا مقدر رہے گی۔ کشمیر بوسنیا ہرزے گوینا اور فلسطین میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ کشمیری عوام اپنے حق خود ارادیت کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ عالمی برادری نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے ذریعہ ان کے اس حق کو تسلیم کر رکھا ہے۔ لیکن بھارت کشمیری عوام کی تحریک کو طاقت کے ذریعے کچلنے میں مصروف ہے۔

وزیراعظم نے ڈاکٹر مہاتیر بن محمد کے اعزاز میں دی گئی ضیافت میں تقریر کرتے ہوئے عالمی برادری پر زور دیا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم بند کرائے جائیں۔ آپ نے بھارتی مسلمانوں کے قتل عام اور بابری مسجد کے انہدام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اقلیتوں کے بارے میں مذہبی رواداری کا قائل نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بوسنیا ہرزیگوینا اور فلسطین کے مسلمانوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے خیال میں یہ نظام آزادی، مساوات اور انصاف کی اعلیٰ قدروں پر مبنی ہونا چاہیئے جس میں انسانی حقوق کا پورا پورا احترام کیا گیا ہو۔ اپنی تقریر میں اقتصادی اصلاحات اور ان ترغیبات کا بھی ذکر کیا جو غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے فراہم کی ہیں۔ جواباً ڈاکٹر مہاتیر بن محمد نے کہا کہ مسئلہ کشمیر شملہ سمجھوتے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق باہمی مذاکرات کے ذریعے حل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہندوستان اور پاکستان برسرپیکار نہ ہوں تو سارے جنوبی ایشیا میں ترقی ہوسکتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جنوبی ایشیا کی ترقی کے لئے E.C.O. کی تنظیم میں شامل ہوں۔ سارک اور اس تنظیم کو آپس میں تعاون کرنا چاہیئے۔ نیز آسیان سے بھی تعاون ضروری ہے۔

ملائشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر بن محمد نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور ملائشیا کے درمیان اقتصادی تعلقات میں حالیہ برسوں میں بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ اپنے ایڈریس میں انہوں نے کہا کہ گذشتہ دو برسوں میں پاکستان کے ساتھ ملائشیا کی تجارت ۴۴ کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔

ڈاکٹر مہاتیر بن محمد نے وزیراعظم پاکستان کے ساتھ ایک ملاقات میں بتایا کہ ملائشیا کراچی میں پام آئل صاف کرنے کا ایک کارخانہ لگائے گا۔ اپنی ملاقات میں انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ پاکستان اور ملائشیا ایٹمی شعبے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں پر ظلم کشمیر میں یا بوسنیا میں ہو ملائشیا اس کا مخالف ہے۔ امریکہ فرانس اور برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کروائیں۔ انہوں نے صدر مملکت غلام اسحاق سے بھی ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال ہوا۔ اسی طرح دونوں ملکوں کے وزراء خزانہ و تجارت کے درمیان اہم مذاکرات ہوئے۔ جس میں کئی امور پر باہمی اتفاق رائے قرار پایا۔ اسی طرح ملائشیا میں غیر قانونی قیام کرنے کی وجہ سے گرفتار کئے جانے والے ۱۱۱ پاکستانیوں

باقی ص۷ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صادقہ شمس

اپنے ہاتھ ـــ اپنا کام

انسان لاکھ چاہنے کے باوجود اپنے کل سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

ویسے شاید ہی ایسا کوئی شخص ہو جو کہ اپنے ماضی اپنی پرانی یادوں کو بھلا دینا چاہتا ہو۔ انسان زندگی کے کسی بھی حصہ میں ان کو نہیں بھلاتا اور فرصت کے لمحات میں اپنی پرانی یادیں پرانے دوست ہمیشہ یاد رہتے ہیں اور کچھ دیر کے لئے اپنی پرانی زندگی میں واپس چلا جاتا ہے خاص طور پر اسکول، کالج اور یونیورسٹی کا زمانہ تو انسان کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ان یادوں کو کبھی بھی نہیں بھلایا جا سکتا یہ زندگی تو انسان کی زندگی کا ایک حسین زمانہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر سکول کا زمانہ جو کہ ڈانٹ اور مار سے بھرپور ہوتا ہے۔ کالج کا زمانہ تو ویسے انسان کی زندگی میں اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ ایک قیدی کو رہائی مل جاتی ہے وہ عمر قید دس سال کے بعد کالج کی آزادی میں قدم رکھتا ہے اور پھر یونیورسٹی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ الغرض اس زمانے کو تو کبھی ہم اپنے سے علیحدہ نہیں کر سکتے ہیں۔

آج مجھے بھی اپنی اس مصروف ترین زندگی میں کچھ فرصت کے لمحات میسر آئے تو میں بھی اپنے ماضی میں کھو گئی تو میرا اپنا سارا طالب علمی کا زمانہ آنکھوں میں گھومنے لگا۔ پہلے اپنے بچپن کا سکول کا زمانہ پھر کالج کی شوخیاں، آزادیاں اور بعد میں یونیورسٹی کے حسین زمانے میں کھو گئی۔ یونیورسٹی کی یادوں کا سفر پہلے دن سے لے کر آخری دن تک پہنچا اور یونیورسٹی کا آخری الوداعی دن تو میری آنکھوں میں رک سا گیا اور مجھے اس دن کا یادگار واقعہ یاد آیا جو کہ آج بیان کرنے کے لئے یہ ساری تمہید باندھی ہے وہ واقعہ کچھ یوں ہے:-

آج سے ۲۷ سال قبل یونیورسٹی میں میرا آخری دن تھا۔ میں اور میری چند کلاس فیلوز اپنے ٹیچر منیر الدین چغتائی صاحب سے ملنے اُن کے پاس گئے جو آج کل پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ سر آج آپ ہمیں کوئی نصیحت کریں تو انہوں نے کہا کہ

"ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کام کرو"

اور اس طرح باتوں باتوں میں انہوں نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ آج سے دس سال بعد ایسا وقت بھی آئے گا کہ کوئی بھی وفادار ملازم نہیں ملے گا یعنی "ماما عظمت" کا دور ہو گا۔ اس وقت جب انہوں نے ہمیں یہ نصیحت کی تو اس وقت مجھے اس کی اہمیت کا کوئی اندازہ نہیں تھا بلکہ میں نے اس کا کوئی نوٹس ہی نہیں لیا کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب انسان پر کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی وہ فارغ اور خوش ہوتا ہے۔

لیکن آج مجھے اس نصیحت کا شدت سے احساس ہوا اس کی گہرائی میں جا کر دیکھا کہ واقعی آج دیکھیں تو کام کرنے کی کتنی افادیت ہے پھر میں نے ایک نظر اس موجودہ زندگی پر ڈالی تو ہر طرف سے مجھے ایک جواب ملتا ہوا محسوس ہوا کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔

آج واقعی وہ وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اپنا ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔ آج مجھے اس نصیحت کا شدت سے احساس اس لئے بھی ہوا ہے کہ آج ہمارا کل سے بالکل مختلف ہے۔" ہمارا معیار زندگی بلند ہو رہا ہے اب ہم نے زندہ رہنے کے لئے ایک STATUS بنا رکھا ہے۔ اگرچہ آج ہمارے پاس وسائل کم اور مسائل زیادہ ہیں۔ ان حالات میں اگر ہم اپنا کام خود کریں تو کتنا اچھا ہو گا۔ ہمیں اپنا ہر کام خود کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر لڑکیوں کو تو ہر کام کی خوب مہارت حاصل کرنی چاہیئے۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں دیکھیں کتنی افادیت ہے۔ ایک تو اس سے انسان کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے دوسرا اس سے بچت ہوتی ہے اور تیسرا سب سے اہم بات یہ کہ خدا اور رسول ﷺ بھی خوش ہوتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ:-

"ہمیں اپنا کام خود کرنا چاہیئے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہر کام خود کرتے تھے۔ اگر ہم اپنے کام خود کریں تو اس سے ہمارے مسائل بھی کم ہو سکتے ہیں اور دوسرا مالی آسودگی بھی میسر آ سکتی ہے اور خاص طور پر متوسط طبقہ کے لوگ تو پہلے سے بہت بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

مثلاً آج کے زمانے میں گھریلو کام کاج کے لئے وفادار ملازم کا ملنا ہی دشوار ہے اور اگر مل ہی جائے تو اس کے نخرے ہی بہت ہوتے ہیں۔ نخروں کو چھوڑیں ان کی تنخواہ تو آجکل کے زمانے میں پرائیویٹ سکول کی ٹیچرز سے زیادہ ہوتی ہیں۔ یہی اگر ہم اپنے ہاتھ سے کام کریں تو بچت کافی ہو سکتی ہے۔ لڑکیوں کو اپنے گھروں کے کام کاج میں اپنے والدین کا ہاتھ بٹانا چاہیئے اس طرح وہ اپنے والدین کی کافی بچت کروا سکتی ہیں۔

اس طرح آجکل کے زمانے میں کوکنگ میں ہر ایک کو خاص مہارت حاصل ہونی چاہیئے اور صرف عام کھانے ہی نہیں بلکہ ہر قسم کے کھانے پکانے آنے چاہئیں تا کہ اگر ان کا دل کبھی چائینیز یا کوئی اور یورپی کھانے کو چاہے تو بجائے کسی بڑے ریسٹورنٹ میں جا کر کھانے کے اس کو خود گھر میں پکا کر کھایا جائے۔ اس طرح سب مل کر کھاتے ہیں تو اتفاق بھی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی کافی بچت بھی ہوتی ہے اور اس طرح آج کل میرے دیکھنے میں آیا ہے کہ آج کے دور میں خانساموں کا رواج بھی عام ہو گیا ہے۔ اگر ہم خود ہی اپنا کھانا بنا لیں تو اس سے ایک تو کھانا زیادہ صفائی سے تیار ہوتا ہے دوسرا فضول خرچی سے بچ جاتا ہے ویسے بھی خدا تعالیٰ فضول خرچی کو پسند نہیں کرتا ہمیں خود ہر کام میں مہارت حاصل کرنی چاہیئے۔ اس میں کوئی برائی نہیں۔

اسی طرح ذرا آپ اپنے لباس پر تو ایک نظر دوڑائیں اور آپ خود ہی سوچیں آجکل کس قدر مہنگائی ہے کپڑا خریدنا بہت ہی مشکل ہے۔ ایک سوٹ جیسں ۵۰۰ یا ۳۰۰ سے کم نہیں۔ کپڑا تو ہماری ایک اہم ضرورت ہے۔ اس لئے یہ تو ہر حال میں ہی خریدنا ہے لیکن ذرا ٹیلر حضرات پر ایک نظر ڈالیں تو سوٹ کی سلائی سن کر ایک عام انسان تو حیران رہ جاتا ہے۔ جتنے کا سوٹ خریدا۔ اتنی ہی اس سوٹ کی سلائی ہوتی ہے۔ یہاں پر میں اپنا ہی ایک واقعہ سناتی ہوں وہ کچھ اس طرح ہے میں نے گرمیوں میں ایک سوٹ ۱۰۰ روپے میں خریدا اور جب میں اس کو سلائی کروانے کے لئے ایک ٹیلر کے پاس لے کر گئی تو اتفاق سے اس کی سلائی بھی ۱۰۰ روپے ہی تھی۔ اور اس پر ڈوری یا کوئی لوازمات علیحدہ تھے۔ یہ تو ایک لان کے سوٹ کا حال ہے اگر ہم گرم کپڑے وغیرہ سلوائیں تو اس کی سلائی بہت زیادہ ہے۔ اس طرح اگر ہم لوگ سلائی کرنا خود سیکھ لیں اور اس میں مہارت حاصل کریں تو اس طرح ایک تو ہماری کافی بچت ہو جائے گی، دوسرا ہمارا لباس جلد تیار ہو جائے گا۔ اور ہاں ایک اور بات ہے وہ یہ کہ اس طرح ہمارے روز روز کے درزی کی طرف جو ہمیں چکر لگانے پڑتے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ میں خاص پر لڑکیوں کو یہ ضرور کہوں گی کہ وہ کپڑے خود سینا سیکھیں اور آج کے وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ہر کام ہی اپنے ہاتھ سے کریں۔ اگر ہم واقعی اس طرح کریں آپ سوچ سکتے ہیں کہ ہماری کافی بچت ہو سکتی ہے۔

اس طرح اور بھی بہت سے ایسے کام ہیں چھوٹے چھوٹے جو کہ ہمیں اپنے ہاتھ سے ہی کرنے چاہئیں۔ اگر ہم اس عادت کو اپنا لیں کہ ہم نے ہر کام خود کرنا ہے تو ہم لوگ ہر لحاظ سے ترقی کریں گے ایک تو اس سے صحت اچھی ہوتی ہے کیونکہ کام کرنا ایک طرح کی ورزش ہے۔ اس طرح ہمارا خون گردش کرتا ہے۔ دوسرا اس سے ملک قوم اور ملت بھی ترقی کرے گی۔

لیکن آج مجھے حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ پہلے تو لوگ صرف گھریلو کام کاج میں اپنی مدد کے لئے ملازم وغیرہ رکھ لیتے تھے لیکن اب دیکھنے میں آیا کہ لوگوں کی شاید مصروفیات اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ اب وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال بھی خود نہیں کر سکتے بلکہ اس کے لئے بھی اب انہوں نے "آیا" رکھ لی ہیں۔ کیا آیا بچوں کو ایک ماں والی محبت دے سکتی ہے؟ کیا وہ ان کی غذا کا خیال ایک ماں کی طرح کر سکتی ہے؟ اور کیا وہ ان کی دیکھ بھال ایک ماں کی طرح کر سکتی ہے؟ تو ہمیں جواب ہر صورت میں نفی میں ہی ملے گا۔ اس طرح بچوں سے ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ وہ بڑھاپے میں ان کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آئیں گے۔ آج اگر ایک ماں ۲ یا ۴ بچوں کی خود دیکھ بھال نہیں کر سکتی جبکہ انہی کی نانیاں یا دادیاں تھیں جو ایک وقت میں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

مکرم حکیم محمد عیسیٰ صاحب چغتائی

"محترم حکیم محمد عیسیٰ صاحب چغتائی ابن مکرم حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ مورخہ ۱۳رجنوری ۱۹۹۳ء کو وفات پاگئے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری زندگی بنی نوع انسان کی بےلوث خدمت کی توفیق پائی۔ آپ احمدیت کے ایک فدائی اور مخلص فرد تھے۔ اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ساری عمر خدمت سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھا۔

آپ محترم حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ جنہیں حضرت بانیٔ سلسلہ کے ۳۱۳ رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل تھا کے گیارہ بیٹوں میں سے چھٹے نمبر پر تھے۔ آپ نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک اور درویشانہ اوصاف کے مالک تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے دواخانہ کی طرف سے سٹال لگاتے اور ہزارہا انسان ان کے دواخانہ سے فیضیاب ہوتے۔

خدا تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیتے ہوئے انہیں اپنی بخشش کی چادر میں ڈھانپ لے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر) آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی تدفین لاہور کے ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں ہوئی۔"

قرارداد تعزیت

احباب جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر نہایت صدمہ کا باعث ہوئی کہ محترم عبدالسلام صاحب آف ماڈرن ٹیلرز گول بازار ربوہ، جو مکرم مولانا عبدالمنان صاحب طاہر مربی سلسلہ ہڈرزفیلڈ کے والد محترم تھے۔ ۲۱رجنوری کو ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔

آپ مکرم میاں فضل کریم صاحب کے بیٹے تھے۔ جن کا شمار ۳۱۳ رفقاء میں ہوتا ہے۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر مربی سلسلہ اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان آپ کے بھائی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت میاں فضل کریم صاحب کی نسل میں سے ۲۲ افراد مربیان سلسلہ کے طور پر خدمت پر متمکن ہیں۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مربیان سلسلہ سے دلی محبت رکھتے تھے۔ سادہ مزاج اور نیکیوں میں قدم مارنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی نیکیوں کا اجر عظیم عطا کرے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی جبکہ ان کے ایک خادم دین بیٹے مکرم عبدالمنان صاحب طاہر انگلستان میں خدمت دین میں مصروف ہونے کی وجہ سے آخری وقت میں وہاں موجود نہ تھے۔ ان کے لئے پردیس میں یہ صدمہ بہت شدید ہے۔

ہم پوری جماعت کی طرف سے انکے ساتھ اور ان کے تمام افرادِ خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہم ہیں
اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ برطانیہ

قربانیوں پر مداومت اختیار کریں

"مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ (احمدی) جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس "تحریک" پر آگے آجائے گا (۔)۔

"یاد رکھو! (صاحب ایمان) جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اسے آخر تک نبھاتا ہے پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے اور استقلال کے معنی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنے والی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا۔"

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بقیہ : صـ۵

۱۰ یا ۱۲ بچوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ اگرچہ ان کے پاس وہ سب آسائشیں بھی موجود نہیں تھیں جو آج کے دور میں ہمیں حاصل ہیں۔ درحقیقت ہم نے یہ رواج مغرب سے لیا ہے۔ مغرب کی کھوکھلی تہذیب ہمیں کس قدر متأثر کر رہی ہے۔ اُن کے پاس تو اپنے بچوں کے لئے بھی وقت نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنے بچوں کو نرسری میں داخل کروا دیتے ہیں۔ اور پھر اُن کا بڑھاپے کا حال بھی تو ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے بچے بھی ان کی خدمت اپنا فرض ہرگز نہیں سمجھتے۔ درحقیقت ہمارے ہاں لوگ صرف اپنے آپ کو ماڈرن ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ چلیں مغرب کو ہی لے لیتے ہیں۔ ہم لوگ مغرب کی زندگی ان کا رہن سہن اپنا کر اگرچہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ اُن کے صرف ایک تاریک پہلو پر ہی آخر ہم لوگ عمل کیوں کرتے ہیں اگر ان کے روشن پہلوؤں کو اپنا لیں تو زیادہ اچھا ہوگا۔ اگر مغرب کی طرف نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ وہاں پر ہر ایک فرد خواہ وہ اس ملک کا وزیر اعظم ہو یا صدر ہو وہ اپنا کام خود ہی کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ وہاں پر ہر ایک شخص اپنا کام خود کرتا ہے۔ کسی کے پاس کوئی ملازم نہیں ہے۔ اس طرح دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ شاید اس کی ترقی کا راز ہی یہ ہے۔

دین کی پاکیزہ تعلیمات نے اپنے ہاتھ سے کام کرنے پر زور دیا ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا تو سنت ہے۔ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے لئے یہ دنیا تخلیق کی گئی وہ اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے تھے۔

کاش! کاش کہ ہم لوگ دین کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ اگر ہم سب لوگ ان باتوں کو اپنا لیں تو ہم لوگ کبھی بھی زوال کا شکار نہیں ہوں گے اگر ہم لوگ ان کو اپنا لیں تو ہم بھی امریکہ برطانیہ، چین، جاپان کی طرح ترقی ضرور کریں گے۔

آج مجھے جب اس چھوٹی سی نصیحت کے وسیع مفہوم سے آگاہی ہوئی اور مجھے اس کی اس قدر گہرائی کا علم ہوا تو مجھے بالکل اسی طرح محسوس ہوا جس طرح اس نصیحت کے اندر ترقی کا راز چھپا ہوا ہو۔ مجھے یوں لگا جس طرح ایک چھپا ہوا خزانہ مل گیا ہو۔ جس پر عمل کر کے ہم لوگ امریکہ جیسی بڑی طاقت کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

آج اس سارے واقعہ کو تحریر کرنے کا میرا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ اگر ہم دیکھیں تو بظاہر ایک چھوٹی سی نصیحت لگتی ہے لیکن یہ اپنے اندر وسیع مفہوم چھپائے ہوئے ہے۔ اگر آپ ذرا اس پر غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کی گہرائی میں ترقی کا راز دفن ہے اور جو بھی اس پر عمل کرے گا وہ ضرور ترقی کرے گا۔

بقیہ : صـ۴

کی رہائی کے لئے بات چیت ہوئی۔ اس ضمن میں وزیر محنت و افرادی قوت نے کہا کہ بات چیت طے کر لی گئی ہے لہٰذا امید ہے کہ گرفتار کئے جانے والے پاکستانی جلد رہا ہو کر وطن واپس پہنچ جائیں گے۔ ملائشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر بن محمد اپنے دورہ کے آخر میں اسلام آباد سے کراچی پہنچے جہاں انہوں نے بانیٔ پاکستان قائداعظم کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور دعا کی۔ پھر آپ اپنے وفد کے ہمراہ وطن روانہ ہو گئے۔ اور یوں یہ چار روزہ سرکاری دورہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

ملائشیا کی کئی ریاستیں ہیں جن میں اکثر ریاستوں کا انتظام و انصرام مسلمان سلاطین کے ہاتھوں میں ہے۔ گذشتہ چند ماہ سے یہ سلاطین ملک میں اسلامی حدود و تعزیرات کو نافذ کرنے کے لئے وزیر اعظم پر زور دے رہے ہیں کہ چور کو قطع ید اور زانی کو کوڑوں کی سزا دی جائے۔ وزیر اعظم کو اس بات سے اختلاف ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں بعض جرائم کے ارتکاب پر مجرموں کو سنگین سزا دی جائے۔

آخر میں یہ بات عرض کرتا چلوں کہ جو پاکستانی ملائشیا میں کاروبار یا سیر و سیاحت کی غرض سے وہاں جانا چاہتے ہوں ان کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ وہ روانگی سے قبل ملائشیا کے سفارتخانہ سے ویزا لے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیں تاکہ سفر کے اختتام پر انہیں کوئی دقت اور پریشانی لاحق نہ ہو۔ یکم جنوری ۱۹۹۳ء سے قبل وہاں پہنچ کر ویزا مل جایا کرتا تھا مگر اب نہیں ملے گا کیونکہ ملائشیا کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان، پاکستان۔ بنگلہ دیش اور سری لنکا کے لوگوں کو ویزا لینا ضروری ہوگا۔ لہٰذا اس ملک میں جانے والے خواہش مند افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ویزا لے کر جائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ پاکستان اور ملائشیا کے باہمی تعلقات مزید گہرے اور مستحکم ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۹۱ میں قیصرہ محمودہ زوجہ حبیب الرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۹ دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۰۰۰ روپے۔ (۲) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی سات ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ قیصرہ محمودہ ۲۵/۹ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ حبیب الرحمٰن مسل نمبر ۲۸۷۹۰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد لائلپوری وصیت نمبر ۱۲۷۱۲۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۲ میں امۃ الشافی طور بنت سرور احمد طور قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الشافی طور مکان نمبر ۵ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحق صدر مجلس موصیان وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۳ میں عطیہ سرور بنت سرور احمد طور قوم راجپوت طور پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عطیہ سرور مکان نمبر ۵ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۴ میں ساجدہ شاہینہ بنت عبدالسلام قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ساجدہ شاہین بنت عبدالسلام مکان نمبر ۳۰ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد اکبر صاحب امریکہ میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرمہ کشور سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری محمد یوسف صاحب آف بیڈن روڈ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا ہمایوں بیگ صاحب ابن مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب آف للیانی ضلع قصور مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ دارالذکر لاہور نے مورخہ ۱۹ فروری کو دارالذکر لاہور میں مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔
اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم محمد رفیع اللہ ناصر چیمہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ فروری ۹۳ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام امۃ النور رکھا ہے نومولودہ مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی پوتی اور حضرت غلام حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔
احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بدر النساء صاحبہ زوجہ شیخ اللہ رسول صاحب احمدی ۱۹ فروری ۹۳ء کو بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پاگئیں۔ کراچی میں ان کی نماز جنازہ محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے مارٹن روڈ کی بیت الذکر میں پڑھائی بعدہٗ آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۲۲ فروری ۹۳ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں آپ کا جنازہ مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اس کے بعد قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن وحید الدین صاحب آف موچی گیٹ لاہور بعمر ۳۲ سال مورخہ ۲۰ فروری ۹۳ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ آپ مکرم میاں ولایت محمد صاحب کے پوتے اور ڈاکٹر عبید اللہ صاحب بٹالوی کے نواسے تھے
احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳ ، مارچ ۔ آج صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔ سردی کا اثر اب نسبتاً کم ہے ۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ اسلم بیگ کیس کا مناسب وقت پر جائزہ لیا جائے گا کہ توہین عدالت ہوئی ہے یا نہیں عدالت نے بیان دیئے جانے سے قبل اسے بلا اجازت شائع کرنے کا پہلے ہی سے سختی سے نوٹس لیا ہے ۔ وسیم سجاد کا ہی نہیں اور بھی کئی بیان اس زمرے میں آتے ہیں ۔ عدالتی کارروائی کے آغاز پر سابق ڈی آئی جی فضل الٰہی صدیقی ایڈووکیٹ نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ اب تک جو مواد سامنے آچکا ہے وہ توہین عدالت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے ۔ مسٹر وسیم سجاد کا ہی نہیں اور بھی کئی بیان اس زمرے میں آتے ہیں ۔ عدالتی کارروائی کے آغاز پر سابق ڈی آئی جی فضل الٰہی صدیقی ایڈووکیٹ نے عدالت عظمیٰ کو بتایا کہ اب تک جو مواد سامنے آچکا ہے وہ توہین عدالت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے ۔ مسٹر وسیم سجاد چیئرمین سینٹ نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلے کے بعد ایوان میں بیان دوں گا کیس سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے ۔ اس معاملے پر بحث کرنے کا یہ مناسب وقت نہیں ہے ۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ بلکہ مزید پیچیدگیاں پیدا ہونگی چیف جسٹس نے عدالت میں بدنظمی کی تحقیقات کا حکم دے دیا ۔ توہین عدالت پر ایک شخص کو سزا سنائی گئی ۔ عدالت نرم دل واقع ہوئی ہے گنجائش رکھی گئی ہے کہ ملزم سے ہر چار ماہ بعد بیان لیا جائے ۔

○ جسٹس نسیم حسن نے کہا کہ عدالت کی توہین کرنے والے دوسرے شخص کی شناخت نہیں ہو سکی ۔ مگر قانونی کارروائی جاری ہے ایکشن لیتے ہوئے خوشی نہیں ہوئی دکھ ہوا ۔ توقع ہے آئندہ ایسا نہیں ہوگا ۔

○ حکومت نے بتایا ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور ان کے اہل خانہ کو طبی سہولتیں دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اس سلسلے میں میڈیکل بلوں اور علاج معالجے کے اخراجات کے ادائیگی کے طریقہ کار کو آخری شکل دی جا رہی ہے ۔

○ بوسنیائی مسلمانوں کے لئے طیاروں کے ذریعے سامان خورونوش بھیجنا تو شروع کر دیا گیا ہے لیکن چونکہ یہ اونچی پرواز سے سامان بھیجا جاتا ہے اس لئے مستحقین کے ہاتھ نہیں لگتا بلکہ بعض بوسنیائی مسلمان جو اس سامان کو تلاش کر رہے تھے انہیں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکی طیاروں نے امدادی سامان سرب علاقوں میں گرا دیا ۔ اور سربوں نے تمام امداد پر قبضہ کر لیا ۔ یہ ساری کارروائی مکمل طور پر خفیہ رکھی گئی ۔

○ روس نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس نے سربیا کو اسلحہ بھیجا ہے کلنٹن نے سربیا میں فوجی مداخلت کی دھمکی دے دی ہے ۔

○ ہندوستان میں لوک سبھا میں دوسرے روز بھی ہنگامہ جاری رہا ۔ اور اجلاس ملتوی کرنا پڑا ۔ بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ارکان نے وزیر داخلہ ایس بی چوہان کے خلاف نعرے لگائے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ آٹھویں ترمیم نے حکومت اور حزب اختلاف کو ایکدوسرے کے زیادہ قریب کر دیا ہے ۔ دونوں چاہتے ہیں کہ اس ترمیم میں ترمیم کی جائے ۔ کلی طور پر تو منسوخ کرنے کی کسی نے بات نہیں کی ۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس کا وہ حصہ جس کا مذہب سے تعلق ہے اسے قائم رکھا جائیگا ۔

○ کویت میں روس کے ایک سرکس میں ایک بم پھٹا ہے لیکن اس سے کوئی ہلاکت واقع نہیں ہوئی کویت کے روزنامہ الدبا نے کہا ہے کہ سرکس کے ایک روسی رکن کو زخم آئے ہیں یہ بم کا دھماکہ جمعے کے روز صبح کے وقت ہوا ۔ اس کا وزن ایک کلوگرام تھا ۔ کسی شخص یا تنظیم نے اس بم کے دھماکے کی ذمہ داری نہیں لی ۔

○ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان سے گفت وشنید کے لئے کوئی شرائط عائد نہیں کیں ۔ امور خارجہ کے وزیر دنیش سنگھ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لوک سبھا میں کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہم نے کوئی شرائط مقرر کی ہیں کہ جب تک پاکستان انہیں پورا نہ کرے ہم بات چیت کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

○ افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ افغانستان میں جنگ بندی کے لئے پاکستان کا ہر فارمولا قبول کریں گے افغان صدر نے وزیراعظم نواز شریف کے ساتھ مذاکرات کا ایک اور دور مکمل کر لیا ۔ اس گفت وشنید کے موقعے پر خارجہ امور کے وزیر مملکت سیکرٹری خارجہ اور آئی ایس آئی کے سربراہ بھی موجود تھے ۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومتی ٹیم کے مزید کئی سیاستدانوں سے آٹھویں ترمیم پر مذاکرات ہوئے ہیں ۔ اور یہ مذاکرات ابھی جاری ہیں

○ اسرائیلی وزیراعظم یزک رابین نے کہا ہے کہ بھارت سے دفاع کے شعبے میں تعاون چاہتے ہیں ۔ نو آزاد مسلم ممالک سے تعاون کی کوشش اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف ہماری جدوجہد کا حصہ ہے ۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ نظریہ پاکستان کی تشہیر کے ذریعے ہی غیر ملکی ثقافتی یلغار کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ نسلوں کو قائداعظم اور علامہ اقبال کے نظریات سے روشناس کرانا ہمارا اولین فرض ہے ۔ نظریۂ پاکستان کمپلیکس کی عمارت جلد از جلد مکمل کرنے کی بھی وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ۔

○ راولپنڈی پولیس نے شراب کی سمگلنگ کے دھندے میں ملوث چھ رکنی گروہ کو گرفتار کر لیا ہے ۔ یہ گروہ مبینہ طور پر دوبئی سے غیر ملکی شراب سمگل کر کے پاکستان لاتا تھا ۔ اور یہ شراب سفید پوش افراد اور اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران کو فراہم کی جاتی تھی ۔

بقیہ : صـ۱

(درخواست) پر والد اور والدہ دونوں کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہیں ۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک ۔ قیمت -/RS 12 لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون : ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

3 کلرک = 1 سیلز آفیسر

گریجوایٹ نوجوان ایک ہفتہ کی ٹریننگ سے سیلز آفیسر بن سکتے ہیں ۔ تفصیلی معلومات کیلئے ملیں ۔

سیلز مینجر

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون :- ۷۷۱ ــــ یا ــــ ۶۰۶ ــــ یا ــــ ۶۰۷

ضرورت برائے اکاؤنٹنٹ و سٹور کیپر

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل ملازمین کی ضرورت ہے :-

۱ ۔ اکاؤنٹنٹ — تجربہ کم از کم پانچ سال ۔ — تنخواہ حسب قابلیت
۲ ۔ سٹور کیپر — " — "
۳ ۔ چوکیدار / گن مین — گن کا لائسنس ہونا ضروری ہے — "

درخواستیں مع کوائف عمر، تعلیم، تجربہ وغیرہ اپنے صدر یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ ۸ ، مارچ ۹۳ تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں ۔ انٹرویو کے لئے ۱۲ ، مارچ ۹۳ بوقت دس بجے صبح تشریف لائیں جس کا کوئی ٹی اے ڈی اے نہیں دیا جائے گا ۔

وائبر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی بالمقابل نئی جلسہ گاہ ربوہ

فون : ۶۱۵ - ۰۴۵۲۴

رہائش : ۳۴۰ - ۰۴۵۲۴